بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

پانامہ لیکس ......یا پجامہ لیکس ......قدرِ مشترک؟

ان دنوں ہمارے وطن عزیز کے سیاسی افق پر پانامہ لیکس کا شہرہ ہے۔اور کافر ملکوں کی ہوشیاری ومکاری سے بعض مسلم ملکوں کے حکمران اپنے عوام کے زیر عتاب ہیں......جبکہ عوام تو کالانعام ہوتے ہیں جدھر کو کوئی ہانک دے...... چنانچہ آج ہر چوپال میں اور ہر تھلے اور چونترے چبوترے پر ایک ہی بحث عوام میں مقبول ہے،کسی نے شاید سوچا بھی نہ ہو کہ اس ایشو پر بہت زیادہ ہوشیاری دکھانے کے نتیجہ میں ہمارے ملک کو کیا خمیازہ بھگتنا پڑ سکتا ہے ،اور عوامی ردعمل میں شدت کی صورت میں گلی کوچوں سے بوٹوں کی چاپیں بھی سنائی دے سکتی ہیں......حزب اختلاف کے بعض لیڈر تو چاہتے ہی یہ ہیں کہ کوئی صورت موجودہ حکومت کو ناکام کرنے اور حاکموں کو گھر کی راہ دکھانے کی بنے تو ان کے لئے اقتدار میں آنے کی راہ ہموار ہو......یہ تو اس ساری زور آزمائی کا سیاسی پہلو ہے،جس میں ہماری سیاسی جماعتوں کے بڑے بڑے پہلوان اس وقت جتے ہوئے ہیں ۔لیکن اس معاملے کا ایک دینی وشرعی پہلو بھی ہے اور مجلّہ فقہ اسلامی کا موضوع چونکہ فقہ المعاملات ہے اس لئے ہم اس معاملہ کا فقہی حوالے سے جائزہ لیتے ہوئے چند معروضات پیش کریں گے۔

فرض کیجئے کہ پانامہ لیکس سے حاصل ہونے والی معلومات سو فی صد درست ہیں اور بہت سے سیاستدانوں اور تاجروں کا سرمایہ آفشور کمپنیوں میں لگا ہوا ہے،جن میں حکمران بھی شامل ہیں......تو کیا شرعاً یا قانوناً آف شور کمپنیوں میں سرمایہ کاری کرنا حرام ہے،ناجائز ہے یا ممنوع ہے ؟ اگر شرعاً حرام ہے تو اس پر دلیل سے بات کرنے کی ضرورت ہے اور اس کی حرمت کو ثابت کرنا لازم ہے ورنہ الزام تراشی کا گناہ مول لینے والی بات ہوگی......اور اگر قانوناً منع ہے تو قانون کی تشریح وتعبیر کرنے والی عدالتیں موجود ہیں ان سے رجوع کرنا چاہئے ،اور جرم ثابت ہونے کی صورت میں قانون کی لال کتاب میں جو سزا مقرر ہو وہ دی جانی چاہئے مجرم خواہ کوئی بھی ہو صاحب اقتدار یا رعایا......

☆ما مضی فات وما ذھب مات فلا تفکر فیما مضی فقد ذھب وانقضی.☆

مگر ایسی صورت میں سیاستدانوں، میڈیا کرز، اینکر پرسنز، اخبارات و دیگر ذرائع مواصلات اور ان سے وابستہ افراد کو اس بات کی کھلی چھٹی کیسے مل گئی کہ وہ ایک دوسرے پر، بہتان بازی، ایک دوسرے کی غیبت، ایک دوسرے کے بارے میں سوئے ظن اور اسی طرح کے دیگر غیر اخلاقی حربے اختیار کریں؟ صبح وشام ایک دوسرے کی غیبت اور بہتان تراشی ان کا وتیرہ ووظیفہ بن جائے؟ اور اگر انہیں ان کے اس گناہ کا کوئی احساس دلائے تو اسے تحمل سے سننے اور اس پر غور کرنے کی بجائے اپنا دشمن اور مخالف گردانا جائے۔ اس طرزِ عمل کو شرعاً کس طرح جائز کہا جائے گا؟ اور اس کی دلیل کہاں سے پیش کی جائے گی؟

یہی بنیادی فرق ہے جمہوریت کا اور اسلامی نظام حکومت کا، کہ جمہوریت میں ایک دوسرے کی جاسوسی کرنا پھر کچھ مفید مطلب مواد حاصل ہونے پر اس پر گند اچھالنا، اور ایک دوسرے کی مذمت واہانت میں آخری حدوں تک کو پھلانگنا، علی الاعلان گالم گلوچ کرنا، گھریلو معاملات تک کو عوامی جلسوں کا موضوع بنانا، حرام وحلال سرمایہ کے علاوہ حرام وحلال اولادوں تک کے ذکر تذکرہ تک بات پہنچانا، جمہوری حق سمجھا جاتا ہے...... جبکہ نظام اسلام میں صاف حکم ہے کہ ...... **ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضاً ایحب احد کم ان یاکل لحم اخیہ فکرھتموہ** ...... الخ۔ یعنی ایک دوسرے کی بیک بائٹنگ (غیبت) نہ کرو۔ کیا تو تم اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کروگے، بلکہ تم ایسا کرنا، ناپسند کروگے۔ شرعاً کسی مسلمان بھائی کے عیبوں کا سراغ لگانا اور اس کے پوشیدہ حالات کو کریدنا ممنوع ہے...... حدیث مبارکہ میں ہے کہ **انک ان اتبعت عورات الناس افسدتھم او کدت ان تفسدھم** ...... یعنی اگر تم لوگوں کی پوشیدہ باتیں جاننے کے درپے ہوگے تو تم انہیں خراب کرکے چھوڑوگے...... مگر حیرت ہے کہ اس مسلم ملک کے پورے سیاستدان ایک دوسرے کی خفیہ سرگرمیوں کی تلاش میں سرگرداں ہیں کہ ہمیں کوئی بات مل جائے تو اسے اپنے مد مقابل کو زیر کرنے کے لئے استعمال کریں......... جب من حیث القوم ہماری فکر اور سوچ اور اپروچ یہ ہو تو ہم ملک وقوم کی کیا خدمت کرسکتے ہیں؟ ایسے میں یہ توقع کرنا کہ اس ملک میں کبھی اسلامی نظام نافذ ہوگا جس کی غالب اکثریت کی اخلاقی قدروں کا یہ حال ہے، محال نظر آتا ہے۔

کوئی اچھی سے اچھی جماعت برسراقتدار آجائے ہمارے بگڑے ہوئے آوے کا کوئی بھی فرد اسے اسلامی نظام نافذ نہیں کرنے دے گا، کہ اس طرح پھر ان کے ناجائز کاروبار بند

ہوجائیں گے اوران کی چوربازاریوں کے راستے رک جائیں گے ۔وہ پھر لانچوں میں نوٹ بھر بھر کر اور حسیناؤں کی زلفوں اورکوکھوں میں ڈالرز چھپا کر اسمگل نہیں کرسکیں گے ۔مولوی اسی لئے لوگوں کو زہر لگتا ہے کہ وہ ایسے نظام کی کبھی کبھار بات کربیٹھتا ہے جو ناجائز امور کے حوالہ سے سب سے پہلے سد ذرائع کے اقدامات تجویز کرتا ہے ، مثلاً بدکاری کو روکنے کے لئے وہ پردے کی بات کرتا ہے اور مکس گیدرنگ ، وکوایجوکیشن سسٹم کی مخالفت کرتا ہے ، چوربازاری روکنے کے لئے وہ ملاوٹ کے راستے بند کرنے کی بات کرتا ہے ، خیانتوں کے راستے روکنے کے لئے وہ چیک اینڈ بیلنس کا سسٹم کی بات کرتا ہے ۔جنسی جرائم کو روکنے کے لئے جلد نکاح کی ضرورت پر زور دیتا ہے ...... ، جائز ذرائع آمدن کے لئے وہ سودی کاروبار کو بند کرنے کی بات کرتا ہے ،وعلی ھذاالقیاس......

غیر اسلامی جمہوری حکومتوں نے جو بڑے بڑے تحفے قوم کو دیئے ہیں ان میں سے تازہ ترین تحفہ بلوچستان کے ایک افسراعلی کے گھر سے برآمد ہونے والی کروڑوں اربوں روپے کی کرنسی ہے ، جس نے غیر اسلامی جمہوریت کی دیانت داری پر ایک بڑا سوالیہ نشان چھوڑا ہے ......چونکہ جمہوریت میں آزادی کا تصور عروج پر ہے اس لئے اس آزادی کے جھنڈے تلے ہر کام جو آزادانہ کیا جاسکتا ہو جائز قرار پاتا ہے ......کیونکہ جمہوریت کا مطلب ہی یہ ہے کہ عوام کی خواہشات کے مطابق انہیں ہر آزادی عطا کرنا اور اس کے لئے ضروری قانون سازی کرنا ....جیسے برطانیہ میں شراب نوشی ، زنا کاری ، ہم جنس پرستی اور اس طرح کے ہزاروں آزادانہ اقدامات کو قانونی تحفظ حاصل ہے......

گزشتہ دنوں اچانک راقم کو ضلع جھنگ کے ایک نواحی گاؤں جانا پڑا ، گاؤں کی رات بڑی پرسکون ہوتی ہے اوردیہاتی لوگ راتوں کو کھیتوں ہی میں حقہ پر محفل جماتے ہیں اوراپنی دیہاتی دانش کے مطابق ملکی وقومی حالات کا تجزیہ بھی کرتے ہیں ، ایک بزرگ مجھ سے فرمانے لگے بھئی تم اسلام آباد سے آئے ہو، یہ اسلام آباد میں پجامہ لیکھ کا کیا رولہ پڑا ہوا ہے؟ میں نے کہا بزرگوار پجامہ نہیں پانامہ لیکس...... کہنے لگے ہاں وہی ، وہی پجامہ لیکھ.........کیا لوگوں کے پجاموں میں لیکھیں پڑگئی ہیں ، ہم نے کہا نہیں معاملہ کچھ اور ہے......کچھ اپنے سے انداز میں سمجھانے کی کوشش کی تو انہوں نے کہا اچھا تو لیکس کا مطلب لیک ہونا ہے تو کیا ادھر لوگوں کے پجامے لیک ہوگئے ہیں ؟ ....معلوم یہ ہوا کہ بہت سے لوگوں کے لئے پنامہ لیکس تفریح کا سامان بھی ہے اوراب جیسا کہ

☆مامضی فات وما ذھب مات فلا تفکر فیما مضی فقد ذھب وانقضی .☆

ماہ صیام کی آمد آمد ہے ہمارے بہت سے سیاستدان اس وقت جو پانامہ لیکس کی بات دیانت وامانت کے تقاضوں کے پیش نظر کررہے ہیں، اور خداخوفی کی گرہ بھی ساتھ ساتھ لگا رہے ہیں، ماہ صیام میں ان میں سے متعدد پانامہ لیکس سے نکل کر پاجامہ لیکس کا شکار ہو چکے ہوں گے ......کیونکہ دیانت وامانت کی باتیں کرنے والے ان مسلم لیڈرز سے جب کوئی روزہ اور نماز کی بات کرے گا تو یہ عذر پیش کریں گے، کہ جناب آپ نماز پڑھ آئیں ہمارا فی الحال پاجامہ ٹھیک نہیں (لیک ہوگیا تھا).........بعض لوگ مرفوع القلم ہوتے ہیں ان کے پاجامے لیک ہوں یا ٹھیک وہ روزہ کشائیوں اور افطار پارٹیوں میں ضرور شریک ہوتے ہیں ......اور اس خوبصورتی کے ساتھ افطار کرتے ہیں کہ اپنے بے روزہ ہونے کا معاملہ ذرا بھی لیک نہیں ہونے دیتے۔اور اگر رمضان المبارک میں کوئی کنسرٹ چل رہا ہو یا احترام رمضان کے نام پر استحصال رمضان کی میڈیائی دکانداری چل رہی ہو تو وہ نمازیں اور ساری افطاریاں چھوڑ چھاڑ اس بزنس میں شرکت کو باعث عزت وافتخار سمجھتے ہیں، ......مختصر یہ کہ پانامہ لیکس اور پاجامہ لیکس میں ایک قدر مشترک "رسوائی" ہے کہ پانامہ لیکس ہوں تو معاملات میں کوتاہی کے سبب دنیا میں رسوائی اور پاجامہ لیکس ہوں تو عبادات میں کوتاہی کے سبب آخرت میں رسوائی......

اللہ رب العزت ہمیں دنیا وآخرت کی رسوائی سے محفوظ رکھے اور دنیا وآخرت کی بھلائیاں عطا کرے...... **ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار (آمین)**

غلطیوں کی اصلاح

قارئین کرام مجلہ فقہ اسلامی کی مجلس ادارت کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ اس میں شائع ہونے والے مضامین کی پروف ریڈنگ احتیاط سے کی جائے۔مگر اس کے باوجود بعض مطبعی اغلاط رہ جاتی ہیں۔لہذا دوران مطالعہ جہاں غلطی محسوس فرمائیں اسے اپنے ہاتھ میں موجودہ نسخہ مجلّہ میں فوراً درست فرمالیں تاکہ اگر کوئی اور اس کا مطالعہ کرے تو اس پر یہ گراں نہ گزرے۔اور ماہ بماہ اگر ہمیں بھی تحریری طور پر اغلاط سے مطلع فرماتے رہیں تو ہم دیگر قارئین کو مطلع کرکے اصلاح کی کوشش کریں گے۔(مجلس ادارت)

☆الا بذکر اللہ تطمئن القلوب بونحط الذنوب بوبہ یرضی علام الغیوب وبہ نفرج الکروب.☆